© rasailojaraid.com



# رباعیات

(فضا ابن فیضی)

حرفِ طرب و آہ بہت کم لکھتا ہوں
افسانۂ بیداد دو کم لکھتا ہوں
خود اپنے لہو میں روشنائی کی طرح
ہر بار ڈبوتا ہوں قلم لکھتا ہوں

ہر پھول کو ماحول کا چہرا نہ کہو
ہر دھوپ کو حالات کا سایہ نہ کہو
دھوکہ کبھی کھا جاؤ گے صاحب نظرو
آئینے کے ہر عکس کو اپنا نہ کہو

یہ شور یہ شیون مرے قابو میں نہیں
یہ وقت کی الجھن مرے قابو میں نہیں
کیسے تمہیں روکوں اے گزرتی عمرو
لمحات کی دھڑکن مرے قابو میں نہیں

خستہ رخِ جہانِ گزراں کے ہم ہیں
آئینہ بہار اور خزاں کے ہم ہیں
شاہد ہیں نقوشِ در و دیوارِ حیات
معمار زماں اور مکاں کے ہم ہیں

شعلہ بھی ہیں، موتی بھی ہیں، پھول بھی ہیں
ظالم بھی ہیں، مجبور بھی ہیں، معقول بھی ہیں
اب دیکھئے یہ جرم ہو کس پہ ثابت
ہم اپنے ہی قاتل بھی ہیں مقتول بھی ہیں

۶۸

© rasailojaraid.com